سوال

مردوں کے لیے منگنی یا شادی کی انگوٹھی کا حکم کیا ہے اگر جائز ہے تو کیا سونے کے علاوہ کسی بھی معدنیات کی ہو سکتی ہے ، اور وہ کونسی معدنیات ہیں جو مرد پہن سکتے ہیں ؟

جواب

الحمد للہ

مرد کے لیے سونے کی انگوٹھی وغیرہ پہننا کسی بھی حالت میں جائز نہیں ، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امت کے مردوں پر سونا پہننا حرام کیا ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو آپ نے اسے اس کے ہاتھ سے اتار دیا اور فرمایا :

" تم میں سے کوئی ایک آگ کا انگارا اٹھا کر اپنے ہاتھ میں رکھ لیتا ہے "

صحیح مسلم اللباس والزینۃ حدیث نمبر (3897) .

لہذا کسی بھی مسلمان مرد کے لیے سونے کی انگوٹھی پہننا جائز نہیں ، لیکن سونے کے علاوہ چاندی وغیرہ دوسری معدنیات کی انگوٹھی پہننا مردوں کے لیے جائز ہے چاہے وہ قیمتی معدنیات ہی ہو

اور رہا منگنی یا شادی کی انگوٹھی پہننا تو یہ مسلمانوں کی عادات میں سے نہیں ، اور اگر اس میں یہ اعتقاد رکھا جائے کہ یہ انگوٹھی خاوند اور بیوی کے درمیان محبت کا باعث بنتی ہے ، اور اس کو اتارنے سے ازدواجی تعلقات متاثر ہونگے ، تو اس طرح یہ شرک ہو جائیگا ، اور ایک جاہلی اعتقاد میں شامل ہوتا ہے ، اس بنا پر آپ کے لیے کسی بھی حالت میں یہ انگوٹھی جائز نہیں

اول :

اس لیے کہ یہ ان لوگوں کی تقلید اور نقالی ہے جن میں کوئی خیر و بھلائی نہیں ، یہ عادت مسلمانوں میں غیر مسلموں کی طرف سے آئی ہے

دوم :

اگر اس عادت کے ساتھ یہ اعتقاد بھی ہو کہ یہ ازدواجی تعلقات پر اثر انداز ہوتی ہے تو یہ شرک بن جائیگا لا حول ولا قوۃ الا باللہ

ماخوذ از فتوی : شیخ صالح الفوزان

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے منگنی کی انگوٹھی کے متعلق دریافت کیا گیا تو ان کا جواب تھا :

" منگنی کی انگوٹھی پہنانا ایک رسم ہے ، انگوٹھی میں کوئی حرج نہیں ، لیکن اس میں ایک اعتقاد رکھا جاتا ہے جیسا کہ بعض لوگ کرتے ہیں اور اس انگوٹھی پر منگیتر کا نام لکھتے ہیں جسے

دینی ہو، اور لڑکی کا بھی نام لکھا جاتا ہے، جس میں ان کا گمان ہوتا ہے کہ یہ خاوند اور بیوی کے مابین رابطے میں اضافہ کا باعث ہے

تو اس حالت میں یہ منگنی کی انگوٹھی حرام ہوگی، کیونکہ اس کا تعلق ایسی چیز ہے جس کا نہ تو شریعت میں اور نہ ہی حسی طور پر کوئی اصل ملتی ہے

اور اسی طرح یہ انگوٹھی منگیتر لڑکی کو بھی نہیں پہنا سکتا کیونکہ ابھی تو وہ اس کی بیوی نہیں بنی اور اس کے لیے اجنبی کی حیثیت رکھتی ہے، کیونکہ عقد نکاح کے بعد ہی اس کی بیوی بنے گی

دیکھیں: الفتاوی الجامعۃ للمراۃ المسلمۃ (3/914-915).

واللہ اعلم.